Jurisprudence — Urdu

100 years old

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

نسخہ متبرکہ مسایل تصنیف خلیفہ شاہ لطیف صاحب موسوم بہ

علی و فاطمہ شبیر و شبر

ہادی پوری

۱۸۷۶

مطبوعہ سنہ ۱۲۹۳ھ

حسب فرمایش جناب بابو فیض اللہ صاحب

مطبع آریا پرکاش امرتسر میں چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالے کو حمد اور ثنا اور تسلیم اور نبی صاحب کو درود اور سلام
اور تعظیم اصحاب اور آل اور تابعداران اوسکو اور بندگان صالحین کو بتکریم ادا
کر کے عرض کرتا ہے راقم آثم راجی الی رحمت اللہ الہادی بندہ شادی
ابن خلیفہ محمد باقر عفی اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ جو درمیان زمان اقامت
دار الریاست کپورتھلہ بیچ سنہ ایکہزار دوسو ساٹھہ اور چھ ہجری کے بعضے
عزیزان و شاگردان شایق دین متین اسلام نے فرمایش کری کہ اس زمانہ
مین اکثر لوگون ناخواندہ کو مطالعہ کتب فارسی عربی سے جو مدار مسایل فقہ کا اوپر
ہے عذر ہے ایک نسخہ موجز متضمن مسایل ضروری جو عام مسلمانونکو پڑھنے
سننے اوسکے سے بہرہ حاصل ہو اور نماز روزہ اور ضروری احکام شریعت سے
واقف ہون زبان ہند مین جو امی عامی غریب غربا سمجھ لین لکھنا چاہیے
تا پڑھنے والونکو فایدہ اور مجھے صواب دنیا و عاقبت مین ہو فرمایش اونکی بسر و چشم
قبول مگر یہہ مقدمہ فقہ کا اور بات صحت مذہب کا کام عالمونکا اور متبحر فاضلونکا
ہے بہتہ تدقیق اور مشکل ہے اور مین بندہ عاجز بیعلم اور بے عمل خدا کی توکل

بر کتاب تحفۃ المسلمین تصنیف جناب حضرت میان جان محمد صاحب واعظ

جانئے ہری سے جو اِس مقدمہ میں وہ بڑے معتبر اور فتوے علیہ ہے فوائد ضروری
لیکر شغل نیک کو واسطہ نیکی جانکر ساتوین تاریخ ماہ رمضان اِس مختصر کو مسودہ
کیا اور نام اِسکا کوڑی چوری یعنی مالیدہ حمیدہ کیا خدا تعالےٰ قبول فرماوے
اور دیکھنے والونکو مزا اور فایدہ حاصل ہو آمین یارب العلمین مقدمہ جان
میں جان اور مال جو انسان کو معاملہ ہے ساتھہ خدا کے اور خدا کو محاسبہ ہے
ساتھہ اسکے اِس جہان میں اعتقاد اور اعمال کا اوس جہان میں جزا اور
سزا کا ذرہ ذرہ نیکی بدیکا شمار اور دم دم کا حساب کیا لیا دیا جاویگا نیک کام
کے عوض نعمتان اور آرام جنت کا اور رحمت دیدار خدا اور بوری کام کا بدلہ
عذاب دوزخ اور زحمت جدائی اور محرومی وصال سے پس چاہیئے بندہ کو جو
اِسبات کو فکر دل میں محکم رکھے اور وہ بات کرے جسمین خدا کے ساتھہ اوسکا
معاملہ درستی پکڑے اور ساتھہ اوسکے کچھ سختی نہو اور یہہ تب ہوگا جو عقائد اور
اعمال اوسکا موجب حکم خدا کے ہوگا فائدہ اعتقاد وہ ہے کہ گرہ پختہ اور یقین
کامل ہو ہستی خدا پر کہ وہ برحق ہے اور فقط ایک ہے سب پر غالب اور تمام
پیدایش اوسکی ہے اور سب صفتان سے موصوف اور سب سے بے پرواہ
اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہوگا جبکہ اسبات پر سب مذہبونکا اتفاق ہے عقائد
سب کا فی الجملہ ایک ہو جاتا ہے ہستی اوسکی پر سب ہندو و نصارا قائل ہیں اور
اوس پر ایمان رکھتے ہیں مگر تفرقہ اعمال سے ہے فائدہ اور عمل وہ ہے جو اللہ
تعالے نے بابت نفع اور نقصان آدمیونکے ساتھہ تقاضا حکمت اپنی کے حکم
بھیجے ہیں اونکو کاربند ہونا جیسا ہر قوم کو اپنے پیغمبر کے وسیلہ سے کہا ہیں

اوتری ہین اوس آئین پر تعمیل کرکے موجب درستی کے موافق وعدہ الہی کے
عاقبت بخیر کی امید ہے فایدہ اور اعتقاد تعلق دلکے ہے اور اعمال تعلق جسم
اور جوارح کے ہے جیساکہ ہم لوگون مسلمانونکے واسطے بوسیلہ نبی آخر الزمان
کے قرآن مجید ہے اور ساتھہ درست ہوئے اعتقاد کے اول تو تعمیل احکام
مین قصور ہو سکیگا بھلا اگر شاید بشریت اور شیطان رقیب ہے اگر اعمال میں
کچھہ قصور ادا ہوئے غفلت ہوجائے خدا کے فضل سے بخشش کی امید ہے
اور قصور اعتقاد کا جو اوسکو شرک کہتے ہین وہ بخشا نہ جائیگا پس اسواسطے بندہ کو
پہلے درست کرنا اعتقاد کا جو شرک سے پاک ہووے پیچھے درست کرنا اعمال کا
ضرور ہے کہ معاملہ اسکا خدا سے درست ہو اور اسی اعتقاد کا نام رکھا گیا ہے
اور عقائد کو تعلق ہے ساتھہ دل کے اور اعمال کو تعلق ہے ساتھہ ظاہر عضوونکے
اور اسمین کوئی چہپ نکے دو تقسیمہ ہین تقسیمہ پہلا اعتقادی تقسیمہ دوسرا اعمالی شروع
خدا کی توکل پر تقسیمہ پہلا بیچ عقائد کے جان ای بھائی حکم خدا کا واسطے ہر بندہ
کے کیا چہوٹا کیا بڑا مرد کیا عورت انکیسان برابر اعتقاد اور اعمال مین جبتک بندہ
بالغ نہین ہوتا اوسپر کوئی تکلیف شرعی نہین ہوتی جب بالغ ہوا اور درجہ
عقل کو پہونچا نفع اور نقصان مین فرق کرنے لگا پہلے اوسکو معرفت خدا کی
یعنی جاننا اور پہچاننا اور ماننا فرض ہوا جب خدا پر اوسکا ایمان ہوا تب تمام
حکم اور بندگیان واجب ہوئین اور مقدمہ اعتقاد کا ایسا ہے جبتک وہ درست
نہو اگرچہ زندگی بہر اعمال کسی سے ادا ہوں حساب مین نہین اور ساتھہ درستی
اوسکے قصور اعمال کا مرضی خدا مین ہے چاہے رحمت سے بخشے چاہے اسقدر

اوسکو عذاب دیکر بہشت مین داخل کرے اور موافق طریقہ مجتہدونکے ایمان
دو وجہ پر ہے ایک مجمل دوسرا مفصل ایمان مجمل یہہ ہے آمنت
باللہِ وبما امر اللہ وبما اراد اللہ وآمنت برسول اللہ وبما
قال رسول اللہ وبما اراد رسول اللہ ۔ معنے اسکے ایمان ہے
میرا خدا پر اور جو امر ہے اوسکا اور جو ارادہ ہے اوسکا اور ایمان ہے میرا رسول
پر اور جو اوسنے کہا اور جو اوسنے کیا نزدیک بعضون مجتہدونکے اتنا اقرار ایمان
مین کفایت ہے اور بعضون نے کہا ہے جو مفصل مناسب ہے ایمان مفصل
یہہ ہے آمنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم
الآخرہ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی والبعث بعد
الموت ۔ معنے اسکے ایمان ہے میرا خدا پر جو برحق ہے ساتھہ خدائی کے
اور فرشتون پر اور کتابون اوسکی پر جو پیغمبران پر نازل ہوئی ہین اور رسولان
اوسکے پر اور دن قیامت پر اور اندازہ کرنا نیکی اور بدیکا جو سبہ اوسی سے مخلوق ہے
اور زندہ ہونی پر بعد موت کے اور خیال فکر تشخیص ذات الہی مین اور نشان
مکان اوسکا اور شمار فرشتونکا اور نبیونکا اور کتابانکا اور سبہ احوال قیامت کا
اور بحث نکرا نیکی بدیکا جو کسطرح خدا سے ہے کچھہ ضرور نہین اگر اردو نی احتیاط
اور تقوے کے ضرور بڑی بڑی کتابون مین سبہ کچھہ لکھا ہے پیچھے اوسکے
ثابت کرنا اور بر بار کہنا چاہیئے رکن اور حکم اور شرطان ایمان کی رکن ایمان
کے دو ہین زبان سے اظہار کرنا اور دل سے تصدیق جو ظاہر باطن مین ایمان اور سنت
ہو حکم ایمان کے سات ہین جو شخص ایمان والا ہے سات تکلیف سے

جوان ساتوان مین سببہ جہان کی تکلیف آتی ہے بچیگا آپ اور دوسرے ایمان
دار پر جایز نرکہیگا اول قتل ہو سکیگا آپ اور نکر سکیگا دوسرے ایماندار کو
بغیر گناہ شرعی کے دوسرے قید ہو سکے آپ اور نکر سکے دوسرے ایماندار کو تیسرے
رنج نپاویگا آپ اور نہ کر سکیگا اور ایماندار کو چوتہا مال اور ملک اوسکے مین دست
درازی ہو سکیگی اور نہ کر سکیگا دوسرے ایماندار کے ملک مین پانچوان ظن
برا اوسپر روا ہوگا نہ اوسکو دوسرے ایماندار پر اتنی وجہ امان ہوگی اوسکو یعنے ایماندار
کو اگر کوئی ایماندار ہوسکے ساتھہ ایماندار و نکے زیادتی کریگا اونکا ہی او خدا ہی بیدار
ہوگا بدلہ اوسکا دیا دلوایا جاویگا اور یہہ پنچ حکم تو اس جہان سے تعلق رکھتے ہین
دو حکم باقی تعلق عاقبت مین ایک ہمیشہ کے دوزخ سے خلاصی پاویگا دوسرا
آخر بہشت نصیب ہوگا شرطان ایمان کی ہی سات ہین پہلے خدا پر غیب
ایمان لانا کسطرح کا دیکہنے اور یقین کرنے اوسکے پر ان حواسون سے فکر نکرنا
اور اول عذاب اور تنبیہ سے ایمان لاونا دوسرا علم غیب اوسی پر مسلم رکہنا اگر کوئی
بندہ کسطرح غیب کی خبر کا دعوے کرے اعتبار نکرنا تیسرے ایمان اپنے
اختیار سے لانا وقت عقل اور ہوش کے خواب اور جنون کا ایمان معتبر نہین اور
نہ جبر اور غرض کا چوتہا جو خدا نے حلال فرمایا ہے اوسکو حلال جاننا پنچوان جو خدا
تعالی نے حرام فرمایا اوسکو حرام جاننا چہوان قہر خدا کے اور عذاب اوسکے
سے ڈرنا ساتوان رحمت اوسکی سے ہر وقت امیدوار رہنا فقط فایدہ الہی
اعمال جو لازم اعتقاد مین بجا لاکر پہر خدا سے دعا مانگنی جو خدا تعالی اپنے فضل و
کرم سے ایمان پر قایم رکہے اور اوسمین کسطرح کا خلل نپڑے اور وہ کام جنمین

ایمان کی حفاظت ہو اوسمین حتے المقدور کوشش رکہنی وبس لقمہ دوسرا

ضروری مسایل اعمال کے بیان مین جان پیرجان اور مان جو کوئی
مسلمان ہوا اور خدا پر ایمان درست کیا اوسپر حکم شریعت کے لگے اور وہ آٹھہ ہین
ایک فرض دوسرا واجب تیسرا سنت چوتہا مستحب پانچوان حلال
چہٹوان حرام ساتوان مکروہ آٹھوان مباح جبکہ یہہ سب لفظ عربی ہین
اور محاورہ مین پڑے ہین حقیقت اونکی جو عام پر ظاہر ہو یہہ ہے پہلے فرض
وہ ہے جو ثابت ہو چکا تعمیل اوسکا بندہ پر ساتہہ دلیل قطعی کے یعنے پہر پوچہنا
باعث فرضیت اوسکا کسیطرح نہین بنتا منکر اوسکا کافر مطلق ہے تارک اوسکا
سخت گنہگار ہے دوسرا واجب وہ ہے کہ ثابت ہے بہت دلایل سے اور
ساقط ہے بعضے دلیل سے مگر غلبہ اثبات سے قریب ہے فرض کے تعمیل اوسکا
منکر اوسکا نزدیک کفر ہے اور تارک اوسکا گنہگار ہے امیدوار بخشش کا
تیسرا سنت وہ ہے کہ جناب پیمبر صاحب نے واسطے حفظ حکم الہی کے عمل
مین احتیاط کیا اور فرائض الہی پر عبادت کو زیادت کیا ہے نماز مین اور دوسرے
اعمال مین اور امت کو اوسپر رغبت دے منکر اوسکا مائل کفر ہے تارک اوسکا
شفاعت سے محروم رہیگا بلکہ بے ادای سنت کی ادائے فرائض زینت نہین
پاتا اور قابل قبول کے شاید ہو یا نہو چوتہا مستحب وہ جو حضرت نے ازروے
حب کے خدا کے عشق مین کئی عمل بطور عبادت کے کئے امت کو نبی کی دوستی سے
کرنی چاہیے عمل مین اونکے ثواب ہے ترک مین اوسکے نقصان ہے محبت کا
پانچوان حرام وہ ہے کہ کسیطور اس وجود کو جائز نہووے جیسا بیگانہ حق جو فوراً یاد پر پاکے

اوسکا بکہیڑا نکلے اور بدلہ اوسکا دینا پڑے چہوان حلال وہ ہے کہ ہر طور کیسکی
زحمت اوسمین نہو اور کوئی بکہیڑا اور نقصان نہ نکلے ساتوان مکروہ وہ ہے
جسکو دل بچاہے اپنے آپ یا حکم شرع سے یا اجماع امت سے وہ امر نالائق ہو
اٹہوان مباح وہ ہے جو وقف عام ہو کوئی اوسکا مزاحم نہو پنج بنا اسلام
یہہ ہین ایک کلمہ شہادت کہنا اور معنے اوسکے سمجہنے دوسرا پنجوقت نماز
اداکرنی تیسرے روزہ ماہ رمضان کے رکہنے چوتہا زکوت مال کی دینی پانچوان
خانہ کعبہ کا حج کرنا جو توفیق والا ہو اور تندرست اور سواری رکہتا ہو یہہ پنج حکم بجالانا
اونکا فرض عین ہے بے اداکئے اسکے خلاصی نہین اور اور حکم واجب سات
ہین پہلے صدقہ فطر دینا روز عرفہ عید فطر کے جو صاحب کشائش ہو فی آدم
پنج سیر غلہ دوسرا قربانی کرنی صاحب کشائش کو دن عید اضحی کے
تیسرا نماز وتر پڑہنی چوتہا عیال کا خرچ دینا جو عیال رکہتا ہو پانچوان
مان باپ کی خدمت چہوان عورت کو خاوند کیخدمت ساتوان عمرہ بجالانا
جو شامل حج ہے حکم سنت سات ہین ایک مردونکو ختنہ کرنا دوسرا
لبون کے بال کاٹنے تیسرا بینی مین سے بال نکالنے چوتہا ناخون ہاتہہ
پانوکے زیادہ پہولون سے کاٹنے پانچوان سر کے بال مونڈوانے چہوان
بغلون کے وال مونڈوانے ساتوان زیر ناف کے وال پاک کرنے فقط اور اعمال
مستحب اور تفصیل حلال اور حرام اور مکروہ اور مباح یہہ سب بڑی کتابون مین
مشہور ہین اور فقیہان کی یاد ہین شرح کلمہ کی جبکہ پڑہا کلمہ شہادت کا
فرض عین ہے اور غرض اوسکے معنے سے پس سمجہنا معنے اوسکے کا

زیادہ فرض ہے یہہ ہم ہے اصلی کہ معنے اوسکے سوائی اولیا عارف کامل کے
سمجہنا اور سمجہانا مشکل ہے کسواسطے وہ بات وحدانیت کی ہی تحقیق ہونا
اوسکا تعلق ساتہہ کمال صفائی دلکے ہے اور مدار ایمان اور اسلام کا تمام اسیپر
ہے جتنے احکام اسلامی ہین سبہ کا اصول ہی ایک کلمہ ہے پس اسجگہ معنے
لفظی جوظاہر ہین واسطے ہم لوگون کے کہائت ہین لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ زبان سے
کہا اور دلمین یقین کیا جو نہین اور کوئی لائق امداد کے اول آخر کسی روسے مگر اللہ جو
سب پر حاکم ہے جو سبہ کے پیدا کرنیوالا اور کہنے والا اور فنا کرنیوالا ہے اور ہر حال مین اول
آخر وہ موجود تہا اور ہے اور ہوگا اور نہین تہا اور ہوگا غیر اوسکا موجود اور معبود اور مشہود
غیب کر کے اور شہادت کر کے منزہ ہے اور تشبیہ سے اور اللہ نام ہے ذاتی جامع تمام
صفات کا یعنے ہر نام کا نامی اور محمد ایلچی اوسکا ہے واسطے پہوچانے حکم کے بندون
خاص وعام پر اور گواہ اس امر کا کلام اللہ اور معجزہ اور حسن کلامی اوسکے ہے اور بس
شرح نماز کی یہہ مقدمہ نماز کا کہ بعد کلمہ کے مقدم ہے اور نماز خاص نشانی ایمان
اور اسلام کی ہے جس نے پڑہا نماز کو وہ ایماندار اور مسلمان ہے قضا اوسکی کسیطرح روا
نہین اگر بہول کے ترک ہو جائے تو خدا کی مرضی ہے جو بخشدے ورنہ ترک مین اوسکے
قیامت کو بہتہ پوچہنا ہوگا اور بالعوض اوسکے گوناگون عذاب ہونگے اب مسایل
ضروری نماز کی شروع ہوئے **بیان** جان اے بابا نماز لفظ عربی کا ہے معنے اسکے
بندگی ہے یعنے رجوع ہونا طرف خدا کی ساتہہ عاجزی کے اور پانا حضور حق کا اور حدیث ہے
مومن کو نماز کا عمل بمنزلہ معراج کے ہے حکمت الہی سے پنجوقت نماز کو مقرر ہوئے تاکہ
خلقت دنیادار بہی فراغت سے ادا کر سکے اور باوجود تعلقات کے حضور حق اور معراج

نصیب ہوں اور وہ پنجوقت یہہ ہیں پہلا وقت فجر کا صبح صادق سے لیکر تا نکلنے

سورج تک دوسرا وقت ظہر کا ڈہلنے سورج سے چار گھڑی دن باقی تک تیسرا

وقت عصر کا گذرنی ظہر سے غروب سورج تک چوتہا وقت مغرب کا غروب ہونے

سورج سے تا مٹ جانے سرخی کنارہ آسمان تک کہ بعد غروب کے رہتی ہے پانچواں

وقت عشا کا گذرنے مغرب سے تا صبح تک ساری رات اور نماز وتر عشا میں ہے بعد

نماز عشا کے بیان مسایل وضو اور نماز جو فرض ہے اوسکے لئے وضو یعنے پاک

کرنا جوڑونکا بہی فرض ہے پہلے مسایل وضو کے لکھنے چاہئے فرائض وضو کے

وضو میں چار فرض ہیں ایک سارا موہنہ سر کے بالوں سے لیکر ٹہوڑی تک اور عرض دونوں

کانوں تک دہونا دوسرا دونوں ہاتہہ یعنے بازو عرفان تک دہونے تیسرا

چوتہا حصہ سر کو مسح کرنا پانی والے ہاتہہ سے چوتہا دونوں پاؤں موزی تک دہونے

وضو ہو گیا مگر کامل تب ہو جب موجب سنت رسول کے ہو سنتیں وضو کی

سنت وضو میں دس ہیں ایک استنجا پاک کرنا دوسرا دونوں ہاتہہ پہونچو تک

دہونے تیسرا نیت پڑہنی چوتہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا بسم اللہ العلی

العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام پڑہنا پنجم مسواک کرنی چہٹواں کرلی کرنی

ساتواں ناک میں پانی ڈالنا آٹہواں خلال داڑہی کا کرنا نوواں خلال

انگلیاں ہاتہہ پاؤں کا کرنا دسواں ہر جوڑ کو تین مرتبہ دہونا اور مسح دونوں کانوں کا

کرنا مستحب وضو کی پہلے نیت کرنی دوسرا ترتیب کے ساتہہ کرنا تیسرا

لے در پے دہونا جوڑونکا چوتہا پہلے ہر جوڑ سیدہا دہونا پانچواں مسح سارے سر کا کرنا

چہٹواں مسح گردن کا کرنا ترتیب وضو کی پہلے دونوں ہاتہہ پاک کرنے

پہر استنجا کرنا پہر کورّی کرنی اور ناک مین پانی ڈالنا پہر مُنھ دہونا پہر بازو دہونے پہر
پہر مسح سر کا کرنا پہر مسح کانونکا کرنا پہر مسح گردن کا کرنا پہر پانو دہونے جوان
کو بخوبی مالش کرنی وقت دہونیکے پانی مقدار کا خرچ کرنا اگر نہر ہو مختار ہے اور تعظیم وضو
اور تعظیم وضو کی کرنی طرف قبلہ کی مُنھ رکھنا وقت توضی کے اور وقت نماز سے پیشتر
وضو کرنا مکرر کلمہ شہادت کرنا ہر جوڑ کے دہونے پر نبی صاحب پر درود پڑھنا ہر جوڑ پر پانی
اوپر سے بہانا باقی پانی قبلہ کیطرف کہڑے ہوکے پہینک دینا ایسا انکا ثواب بیحد و شمار ہے
مکروہات وضو ۱ خاص کرنا لوٹا واسطے وضو کے ۲ آلائش ناک کی سیدہے ہاتہہ سے
نکالنا ۳ پانی مُنھ مین کیے ہاتہہ سے ڈالنا ۴ سخت بند کرنا آنکہونکا وقت دہونے
مُنھ کے ۵ پانی حد سے زیادہ خرچ کرنا ٹوٹنا وضو کا پہلے ایک نکلنا نجاست
کا مثل غائط اور ریح اور پیشاب کی خواہ کیطرح نکلا ہو دوسرا قی جو مُنھ بہر کر آوے
اگرچہ کوئی خلط ہو طعام یا پانی صاف ہو مگر بلغم صاف جو ہووے تو وضو کا نقصان نہین ہوتا اگر
کسی اور چیز سے ملی ہووے حکم غالب کا ہے تیسرا نیند جو ٹہسنے کے ساتہہ
آوے ایسا ڈہسنا کہ بدون اوسکے گر پڑے چوتہا دیوانگی پانچوان مستی چہٹوان
ہنسنا ساتوان قہقہہ کرکے درمیان اوس نماز کے جو رکوع اور سجود والی ہو ایسا خارج
نماز سے ناقض نہین آٹہوان مباشرت فاحش یعنی آپسمین ملنا ستر انکا عورت اور
مرد کو بیان غسلونکا جان اے میرے میان جو اکثر حکم شریعت کے سُننے سنانی بعضے
مین شرم بہی درمیان آتی ہے اور وہ بہی شرم ہے جو دوزخ کو لیجائیگی بیت در طلب
کردنِ حقیقت کار + از خدا شرم دار از شرم مدار + مسئلہ ہے کہ دن قیامت کے چار شخص
اس شرم کے بدلے دوزخ مین واسطے جائینگے ایک باپ جو اولاد کو مسائل حیض و نفاس

مارے شرم کے آگاہ نکریگا وہ شوہر اپنا علمدار جو ماں باپ بے علم کون سکہائیگا تیسرا
بہائی جو بہن بہائی ناواقف کو یہہ مسائل نہ بتلائیگا چوتہا خاوند جو عورت کو ان مسائل سے
واقف نکریگا جب یہ احتیاط واسطے پاکی پلید کے سبہی پس ہر بشر کو چاہیئے کہ مقدار کے
موافق ان مسائل کو ضرور تحقیق کیا کرے اور ایک طور کے ساتہہ جو جیا پرور ہووے
یہہ مسائل بیان کر دے **اقسام غسل** ایہہ اور غسل واسطے مرد عورت کے چار قسم
کا ہے ۱ فرض ہے ۲ واجب ہے ۳ سنت ہے ۴ مستحب ہے **بیان غسل**
فرض اجنابت سے اور وہ نکلنا قوت کا ہے ساتہہ لذت کے مخرج مرد عورت سے
خواہ جمع ہونے سے خواہ خواب میں خواہ کسی اور طریق طور سے جیسا زنی یا ملی بیٹہے
سے ۲ اور غائب ہونا ستر مرد کا بقدر معلوم کرنے گرمی اندرون ستر عورت کے اور
یہاں قوت خارج ہو نہو بخلاف مردہ اور حیوان کے کہ وہاں انزال شرط ہے ۳ بعد
فراغت عذر زنانی یعنے حیض و نفاس کے عورتاں پر اور بعضے عورتکو ہمیشہ شبہ رہے اور
عذر مدام ہو جاتا ہے لاچار رضا خدا کے اور حکم اوسکا وہ غریب ہر نماز واسطے غسل کیا کرے
جیسے قاضی قطب اور نام حق میں لکہا ہے **بیت** ہر زنے را کہ گم شود ایام ٭
غسل باید بہر نماز مدام ٭ **غسل واجب** دو ہیں ۱ غسل میت کا زندوں پر واجب
ہے کہ میت کو خوب احتیاط سے دہووین ۲ اور غسل کافر کو جو ساتہہ جنب کے مسلمان ہوا
ہو **غسل سنت** روز جمعہ کا خواہ نماز جمعہ ہو خواہ نہو ۲ ایسا ہی دونوں عیدونکا ہے
۳ ایسا ہی عرفہ کے روز کا ۴ احرام خانہ کعبہ کا **غسل مستحب** ۱ واسطے داخل
شہر مکہ ۲ مزدلفہ کی ۳ دیوانے کو جو ہوش پکڑے ۴ دیکہنے شب قدر کو ۵ واسطے
کے گناہوں سے ۶ واسطے مرنیکے ۷ فراغت استحاضہ سے عورتکو ۸ بعد غسل

میت ۔۔۔ ۹ بعد حجامت کے ۱۰ وقت گہن سورج کے ۱۱ واسطے دعا کے بارش یا دفع
وبا کے ۱۲ واسطے مجامعت کے جو اولاد نیک بخت ہو **فرض اول ترتیب غسل**
کی ۱ منہہ اور ناک میں پانی ڈالنا ۲ سارے بدن پر پانی روان کرنا تاکہ ایک وال
خشک نرہے اسقدر فرض ہے اور غسل ادا ہو چکا **سنت غسل** ا وضو کرنا ترتیب
سے کہ لکھہ چکے ہیں ساتھہ تمام شرائط کے ۲ مسواک ضرور کرلی مگر پانو نہ دہوئے پہر
جسم سے پلیدی دور کرنی ۳ تین تمام بدنپر پانی روان کرنا پہر نیچے سے پانو دہوئے
وبس **بیان تیمم کا** جان میرے برخوردار اگر وقت نماز تنگ آگیا اور پانی اسقدر
دور ہے کہ وہان پہونچنے سے وقت نرہیگا یعنے قدر کوس کے فاصلہ ہے یا اور کوئی عذر
ہے مثلاً خوف کسی موذی کا یا ضعف بدن یا بیماری جو پانی اوسمین آسیب دیتا ہے
یا مسافرت ہے ذخیرہ پانی کا پینے سے زیادہ نہیں تو اللہ تعالیٰ نے تیمم روا کر دیا ہے
اور وہ قائمقام وضو کے ہے **ترتیب تیمم** دونون ہاتھہ مارنے اوپر خاک پاک
کے یا جو جنس اوسکی پیدا ہوتی ہے اور پہر خاک ہو سکتی ہے سارے چہرہ پر مل لینا
پہر اوسیطرح دونون ہاتھہ مار کے خاک پر بازوؤن ملنا عرقون تک نیت روا ہونے
نماز کی کرنی **ٹوٹنا تیمم کا** دو چیزون سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے ۱ جو چیز وضو کو توڑتی ہے
۲ قادر ہونا پانی پر **مسئلہ** مسح موزہ پر روا ہے جو کامل وضو کے ساتھہ
پہن لیا ہو جب پہر وضو ٹوٹ جائے وضو کرے اور موزہ پر **مسح** کرلے تین
خط تر انگلی سے مقدار تین انگل کے دراز ہون **مسح** مقیم کو ایک دن رات روا ہے
وقت بیوضو ہونے تک اور مسافر تین دن رات تک اور پہٹا ہوا موزہ درست نہیں جو مقدار
تین انگشت کے ہو **ٹوٹنا مسح کا** ۱ جس چیز سے وضو ٹوٹے ۲ گذرنا مدت مسح کا ۳

١٣ باہر آنا پانو کا موزہ سے ١٤ پانی پی جانا بیچ موزہ کے

حیض نفاس کا بیان

جان تمہری بی بی تہوڑی مدت حیض کی تین دنرات ہے اور زیادہ مدت اوسکی دس دنرات ہے اور کم زیادہ اوس سے استحاضہ ہے وہ بیماریکا قسم ہے اور تہوڑی مدت نفاس کے ایکساعت اور زیادہ مدت اوسکی چالیس دنرات اور حیض نفاس والی عورتکو حکم ہے خداکا آٹہہ چیز سے ترک پکڑے ١ نماز ٢ روزہ ٣ جماع ٤ داخل ہونا مسجد کا ٥ طواف خانہ کعبہ ٦ پڑہنا قران کا ٨ پکڑنا قرآن کا بغیر غلاف کے مگر پہچہی اوسکے روزہ قضا کرے اور نماز معاف نہیں جبکہ وضو اور بین غسل ہیں نماز تیری تمام درست ہوا پہر تیاری نماز کی کرے سبہ فرض واجب سنت واجب مستحب اور سبہ اداب ارکان نماز کی سمجہ کی ادا کرے جیسا جو نماز فرض ہے ادا کرنا اوسکا بہی فرض ہے اگر واجب ہیں ادا کرنا اونکا واجب ہے اور جو سنت ہیں ادا کرنا اونکا سنت ہے جب نماز فجر کی کل چار رکعت ہے دو رکعت سنت ایک سلام سے پہر دو فرض ہیں فرض ہے ایک سلام سے پہر چار رکعت پہر فرض ایک سلام سے پہر دو سنت و عصر کو فقط چار فرض ہیں ایک سلام سے اور مغرب کی تین فرض ایک سلام سے دو سنتان اور اور عشا کو چار فرض ایک سلام سے پہر دو سنت پہر تین وتر بعد عشا بس جاننا چاہئے یہہ جو سنتان وقت وقت میں شمار آئیں موکد ہیں قریب فرض ہیں باقی اور سنت مستحبی اور نوافل کا اختیار ہے جبقدر ادا کرے ثواب داخل ہوگا جیسا کہ دو رکعت بعد تمام نماز پنجین کے اور چار سنت اول عصر سے اور دو نفل بعد مغرب کے چار سنت اول عشا کے اور دو نفل بعد اوسکے اور تہجد بعد وتران کے آدہی رات کے بعد اونکا وقت ہے اور وہ سولہ یا بارہ یا آٹہہ یا چار رکعت ہیں اور

گذرانے میں ہر نماز کیا فرض کیا واجب کیا سنت برابر ہے ترتیب سے **فرائض**
نماز کے بیان اوسکا جو گذارنے میں فرض ہے اور رکن جو بنا ادا ہے اوسکی وہ
جائیز معنی بھول کے ترک ہو یا جان کے قضا کرنا اوسکا ضرور ہے وقت باقی ہو
یا نہو **ایک** بدن نمازیکا پاک چاہئیے پلید ایسے جو موجب وضو کا ہو اور جنابت سے
جو موجب غسل کا ہو معذور کو تیمم سے **دوسرا** جگہہ نماز کی پاک چاہئیے خاص جاے
ہر دو پانو اور گھٹنوں اور دونوں ہاتھوں اور سجدہ کی **تیسرے** لباس نمازیکا
پاک چاہئیے اگر پلیدی کا بڑے مقدار درم شرعی کے داغ کپڑے پر ہو بضرورت
نماز روا ہے **چوتھا** ڈہکنا جسم کا مرد کو ناف سے لیکر پنڈلیاں تک اور عورت کو
سارا بدن مگر دو ہاتھ اور پانو اور چہرہ سو بھی اگر مرد بیگانہ روبرو نہو یہہ حکم عورت اصیل
بیوی کا ہے اور جو کنیز یا وضع کنیزان ہو او سپر حکم مرد لگتا ہے مگر شکم اور سینہ اور
پشت مرد سے زیادہ ڈہکنا فرض ہے **فائدہ** ڈہکنا جسم کا نماز میں اور سوا نماز
برابر ہے اگر اپنی خلوۃ میں کبھی برہنہ ہو مضائقہ نہیں ہی ہے ہی **پانچوان** -
نیت نماز یعنے قصد دل کا اول میں **مسئلہ** نماز جو اور دلائیل اور وسوسے دل پر
گذرتے ہیں واسطہ خلل کا ہوتا ہے حضوری میں **مسئلہ** جناب مستطاب حضرت
پیر صاحب سید شرف الدین ادام اللہ برکاتہم فرماتے ہیں جو وقت باندہنے
نیت کے دلکو جمع کر کے بہت حضوری کے ساتھہ اور عاجز ایسے جیسے عین خدا کے
روبرو کھڑا ہے بیدلیل ہو کر اور دلکو وسوسہ غیریت سے خالی اور قبلہ کا تصور اور
ساری نماز قیام رکوع سجود جیا میں شمار کر کے اللہ اکبر کہدے پہر اگر بے اختیار
دلیل گذرجائے تو نماز کا نقصان نہیں کسواسطے ظاہر ادا ہے ارکان نماز کا ظاہر

بنیان کا محض ہے انکو باطن سے علاقہ ہنین اور وہ باطن حضوری اور رجوع بحق اوسی
تکبیر تحریمہ مین ہے **چھٹوان** مُنہہ طرف قبلہ شریف کی سیدھ اگر نا شاید کبھی
اتفاق اندہیری کا یا گردش زمین آشوب عقل سے قبلہ کا پتہ نہ لگے تو دلکا بخوبی قرار
کرکے خدا کی توکل پر جدہر جی جم جاوے نماز کر لے قبول ہے اگر بیچ نماز کے کوئی قبلہ
اور طرف بتلاوے او دہر طرف جسقدر پڑہی وہ ہی درست ہوگئی **ساتوان** اللہ اکبر اول
کا یعنی نیت باندہنی جسکو تکبیر تحریمہ کہتے ہین **آٹھوان** سیدہے سر و اقد کھڑے ہونا
اگرچہ عذر ہو ضعف یا بیماری یا سقف مکان یا انبوہ درختان کہ مانع کھڑے ہونیکا ہو بیٹھ
کر کر لے اور وقت کھڑے ہونیکے دونو پانو مین چار انگل کا فرق چاہیے **نوان** قرات
قرآن سے بقدر ایک آیت دراز یا تین آیت چھوٹی کی دو رکعتان پہلے فرائض اور سب
رکعتان نماز واجب اور سنت اور نوافل مین اکیلے کو جو جماعت ہو امام پڑہے اور مقتدی
چپ اور گونگے کو قرات معاف ہے **دسوان** رکوع وہ بعد قیام اور تمام کرنے قرات
ہے اور وہ جھکنا سر کا جو کمر خم ہو اور ہاتھ گھٹنو پر آجاوین **گیارہوان** سجدہ یعنی
ناک اور ماتھا زمین پر لگانا وہ بعد رکوع ہے بعضے کہتے ہین کہ ماتھا فقط کفایت ہے
لیکن ناک بھی ضرور ہے اور وقت سجدہ کے احتیاط رکھے جو قدم زمین سے جدا ہون
خصوصاً او نگلیان پانو کی **بارہوان** قعدہ آخرین یعنے سارے ارکان نماز ادا کرکے
آرام سے بیٹھنا بقدر پڑہنی تشہد **تیرہوان** باہر آنا یعنے فراغت کرنا نماز سے ساتھہ قول یا
فعل کے **چودہوان** ادا کرنا سارے فرائض اور نماز کا بیچ ہوش اور بیداری مین
اگر کوئی خواب یا بیہوشی مین ہوجاوے تو حساب مین نہین **بیان واجبات**
نماز پڑہنا الحمد کا ایک ملانا الحمد کے ساتھہ سورت کا ساتھہ ایک آیت دراز یا تین

آیت چہوٹی دوسرا فرض کرنا قرأت کا بیچ دو رکعت پہلے فرضوں کے تیسرا
رعایت ترتیب کی بیچ پہلے تکبیر تحریمہ جو نیت نماز ہے پہر قیام اور اسمین قرأت
پہر رکوع پہر قومہ پہر سجدہ پہر جلسہ پہر سجدہ دوسرا پہر بیٹہنا دو رکعت پڑہ کے اور چار
رکعت مین دو بار چوتہا قعدہ پہلا وہی جو دو رکعت کے بعد لکہا گیا مقدار سارے
التحیات کے پانچوان پڑہنا التحیات کا چہٹوان فارغ ہونا نماز سے ساتہہ
لفظ سلام کے ساتوان وترون مین آخر تیسری رکعت کے ہاتہہ کانونتک اٹہوان
اوٹہانا پہر باندہنا اور دعا قنوت پڑہنی نوان تکبیرین دونون عیدونکی دسوان
بلند پڑہنا امام کو بیچ فرضون فجر کے اور دو رکعت پہلی فرض مغرب مین اور عشا مین
اور جمعہ اور تراویح اور وتر رمضان مین اور اکیلا مختار ہے بلند اور آہستہ پڑہنے مین
گیارہوان آہستہ پڑہنا بیچ اور تمام نمازون کے فائدہ یہہ واجبات بیان ہوئے
اگر ان سے کوئی جانکر قضا کرے نماز روا نہین قضا اوسکی لازم اگر بہول کے ہو سجدہ
سہوہ قبول ہے بیان سنت نماز پہلے اٹہانا دونون ہاتہونکا وقت
تکبیر تحریمہ کے مردونکو کانونتک عورتونکو مونڈہونتک دوسرا انگلیان ہاتہونکی
وقت تکبیر کے تیسرا امام کو بلند بولنا تکبیر کا چوتہا سبحانک اللہم سارا پڑہنا
پانچوان اعوذ پڑہنی چہٹوان بسم اللہ ساری پڑہنی ساتوان آمین کہنا بعد
الحمد کے آٹہوان سجا ہاتہہ کہبے ہاتہہ پر باندہنا وقت قیام کے مردونکو تلے ناف
کے عورتونکو سینہ پر واسطے آداب کے نوان اللہ اکبر کہنا واسطے رکوع کے دسوان
نظر پانوپر رکہنی بیچ رکوع کے گیارہوان گہٹنے ہاتہون مین پکڑنے بیچ رکوع کے
بارہوان تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا بیچ رکوع کے تیرہوان سمع اللہ

لمن حمدہ کہنا امام کو وقت قومہ کے **چودہوان** ربنا لک الحمد کہنا مقتدیکو ساتہہ
امام کے اور اکیلے کو جمع کر کے کہنا دونون کلمونکا **پندرہوان** آرام کرنا بیچ قومہ
کے **سولہوان** اللہ اکبر کہنا واسطے سجدہ کے اول اور آخر **اٹھارہوان** منہ در
میان دونون ہاتہون کے رکہنا بیچ سجدہ کے **انیسوان** تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی
کہنا سجدہ مین **بیسوان** نگاہ بغلون مین رکہنی بیچ سجدہ کے **اکیسوان**
درمیان دو سجدہ کے ثابت بیٹہنا جسکو جلسہ کہتے ہین **بائیس** قعدہ مین اوپر
کہبے پانو کے بیٹہنا **تئیسوان** کہڑا کرنا پانو سیدہا عورتکو دونون پانو سیدہی طرف نکالکر
بیٹہنا **چوبیسوان** دونون ہاتہہ گہٹنون پر کشادہ رکہنے **پچیسوان** سر انگلیان
ہاتہہ پانو کا طرف قبلہ کی رکہنا **چہبیسوان** بغلون مین نگاہ رکہنی **ستائیسوان**
بیٹہ کر درود پڑہنا **اٹھائیسوان** اللہم اغفرلی ساری پڑہنی **جانو** جو یہہ عمل سنت
بیان ہوئے اگر اسکے ترک ہو جاوے جانکر نماز مکروہ تحریمہ ہوتی ہے اگر قصداً کرلے یعنی
ورنہ مختار ہے لیکن شفاعت سے محروم رہیگا **بیان مستحبات** ۱ نماز پڑہنی تین
کپڑون سے ازار پیراہن دستار مرد کو اور مقنعہ سے عورتکو ۲ پڑہنی نماز خاص زمین
پر یا جنس اوسکی ہو ۳ قیام کرنا دونون پانو برابر ۴ برابر رکہنا قدمونکا ۵ سر
جوکہا رکہنا لیکن ٹہوڈی سینہ کو نہ لگے ۶ نگاہ سجدہ کی جگہہ رکہنی ۷ بند کرنا اوسکا
۸ نکالنا ہاتہونکا آستینون سے وقت نیت نماز کے ۹ بچانا کہانسیکا نماز مین ۱۰ کہڑے
ہونا مقتدی اور امام کا وقت حی علی الفلاح کے ۱۱ شروع کرنا امام کا وقت قد قامت
الصلوٰۃ کے ۱۲ انتظاری مسبوق کو تا فراغ امام کے ۱۳ پڑہنا قرات کا موجب روایت کے
یعنے فجر اور پیشین مین دراز مغرب مین کوتاہ عصر و عشا مین میانہ ۱۴ عاجزی اور فہم

کرنا شد، کلمات اور آیات قرآن کا جو بیچ نماز کے استعمال مین آئی ہین **فائدہ** یہہ عمل مستحبات جو بیان ہوئے ہین منکر اور تارک اونکا نہ کافر ہے نہ فاسق نہ بدعتی بلکہ تارک فضیلت کا ہے اور محروم ثواب کا اور ادا کرنیوالا اونکا حاصل کرتا ہے ثواب عظیم اور مشہور ہوتا ہے نیکی مین اور احتیاط اور تقوے مین **بیان ٹوٹنے نماز کا** اثبات جانکے یا بھول کے فائدہ یا بیفائدہ جاگتے یا سوتے اور بات وہ ہے جسمین دو حرف لگ جائین ۲ کسیکو سلام کرنا ۳ جواب اوسکا دینا ۴ کچھہ کہنا ۵ رونا ۶ آہ کرنی ۷ اوہ کرنا ۸ رونا بے خوف خدا اور آواز بلند سے ۹ بیعذر کہانسنا ۱۰ تنحنح کرنا ۱۱ جواب چھینک کا دینا ۱۲ جواب خبر نیک بد کا دینا یا تعجب کرنا اگرچہ ساتھہ ذکر قرآن کے ہووے ۱۳ غیر امام اپنے کے لقمہ قرات کا دینا ۱۴ اٹکنا قرات امام غیر مقتدی اپنے سے ۱۵ قرآن غلط پڑہنا ۱۶ جگہہ پلید پر سجدہ کرنا ۱۷ مانگنا خدا سے ایسا جو بندون سے مانگے ۱۸ عمل کثیر کرنا وہ یہہ ہے جو دو ہاتہہ سے کرنا مثل خارش یا آراستہ کرنا کپڑے کا ایک مرتبہ سے مگر وہ تنزیہہ دوسرے مرتبہ سے تحریمہ تیسرے مرتبہ عمل کثیر مفسد نماز ہو یا ایک مرتبہ دونون ہاتہہ مکان منصوص سے اوٹھا لیوے یا دیکہنے والا جانے کہ یہہ نماز مین نہین ۱۹ ہنسنا قہقہہ ۲۰ منہہ قبلہ سے پہیرنا ۲۱ ترک فرض کی کرنی ۲۲ قرات قرآن مین دیکہہ کر پڑہنا ۲۳ ایک شخص فرض وقتی ادا کرتا ہے اگر اوسکو نماز قضا یاد آگئی اگر صاحب ترتیب کا ہے اور وقت تنگ نہین وہ نماز فاسد ہوتی ہے اور صاحب ترتیب وہ ہے کہ تین وقت برابر نماز اوسکی کبھی قضا ہووے ۲۴ بیچ وقت سجدہ کے دونون پاؤن زمین سے جدا ہون **فائدہ** مسئلہ کلیہ یہہ ہے جو عمل واجب ہے نماز مین ترک اوسکی مکروہ تحریمہ ہے نماز قریب تباہ کے پہونچنی ہے

جانکر کرے تو کبیرہ معاف نہین قضا چاہئے کی اگر بہولکر ہو تو سجدہ سہو ادا ہو
سکتی ہے اور جو امر سنت ہے بیچ نماز کے ترک ہونا اوسکا مکروہ تنزیہہ ہے روا ہو
نزدیک اگر بہولکر ہوجائے اگر جانکر اگر جانکر کرے گنہگار ہوتا ہے امر نبوت سے خارج
اور شفاعت سے محروم رہتا ہے اور سوائے اوسکے مکروہات نماز ١ بازی کرنی کپڑے
٢ دور کرنا سنگریزہ کا سجدہ کی جگہہ سے ٣ توڑنا یعنے پٹاخے لگانے انگلیون کے
٤ رکہنا ہاتہ کا اوپر مکان خارج حکم منصوص کے ٥ پہیرنا منہہ کا تہوڑا سا قبلہ سے
٦ گوشہ آنکہہ سے ہجے کہیے دیکہنا ٧ بیٹہنا مثل کتے کی ٨ بچہانا چادر کا وقت
کے ٩ مربع یعنے چوکڑی مار کر بیٹہنا ١٠ اگرہ دینی والونکو یعنے جوڑا کرنا ١١ دستار کو سر
پر لپیٹنا اور بیچ مین سے سر برہنہ رکہنا ١٢ اسمیٹنا کپڑونکا ١٣ ابرہنہ رکہنا شانونکا ١٤
برہنہ رکہنا سرکا ١٥ فقط ازار سے نماز پڑہنی ١٦ اپنی منہہ کا ڈالنا اگر خود بخود بیٹ
جائے تو مضائقہ نہین ١٧ اباسی کرنی ١٨ اکہڑے ہونا امام کا محراب مین بیضرورت
١٩ اکہڑے ہونا مقتدیونکا بلند امام سے ٢٠ ہونا تصاویر ذیروح کا سامنے نمازی کے
یا اوپر کے یا پیچہے کہیے اگر پیچہے ہون تو مضائقہ نہین ٢١ شمار کرنا آیتان اور تسبیحین
کا انگلیان یا تسبیح پر ٢٢ شروع کرنا نماز کا مطالبہ بول اور غائط کے ٢٣ جمع کرنا
دو سورت کا ایک سورت بیچ سے چہوڑ کر ٢٤ بہت دراز کرنا نماز کا معمول قرآن سے
سا منہہ تسبیحات اور دعوات کے ٢٥ دخول مسجد کا جوتیون سمیت ٢٦ لب کرنا بیچ
مسجد کے ٢٧ بے ادبی کرنا مسجد مین ٢٨ راستہ نکالنا مسجد مین سے ٢٩ خاص
کرنا مکان مسجد مین سکونت کے لئے ٣٠ بیہودہ گفتگو کرنا مسجد مین ٣١ بیٹہنا
مسجد مین واسطے کام دنیاوی کے ٣٢ درخت لگانے مسجد مین واسطے نفع کے

۲۳ دوسرا اُکو اُن ہوونا تیرہبی کہوے پر ۲۴ نقش لگانا اور تصویرین لکہنی مسجد
مین **بیان نماز جمعہ کا** جاننا چاہیئے کہ روز جمعہ کا بہت متبرک ہے اور دن تعطیل کا ہے
اور آداب اس دنکا موجب سُنت نبی کے لازم ہے جو بقدر وسعت کے کاروبار کو ترک کرے
اور غسل کرے اور پوشش بدلے اور خوشبو ملے نوافل پڑہے زیارت قبور کرے
خویشون اور ہمسایونکی تیمار داری کرے اور نماز جمعہ کی گذارے جو فرض ہے اور رکعتان
اوسکی اس زمانہ مین سولہ ہین چار سنت قبل الجمعہ خطبہ سے اول ساتہہ ایک سلام کے
پہر امام خطبہ پڑہے بعد تمام اوسکی دو فرض جنکو فرض جمعہ کہتے ہین اور یہہ شمول
جماعت سے ہونگے اور ادا کرنیمین اونکے نیت ایسی چاہیئے کی **نیت** ساقط کرتا
ہون چار رکعت فرض ظہر کو ساتہہ ادا کرنے دو رکعت فرض جمعہ کے متابعت قبلہ اور امام
کے اللہ اکبر پہر چار رکعت سنت بعد جمعہ ساتہہ ایک سلام کے پہر چار رکعت فرض آخر ظہری
بے جماعت گذارنے ایک سلام سے پہر دو سنت ایک سلام سے یہہ سنت روز کی
ہے **جمعہ کی نماز کی شرط** ادائے نماز جمعہ کی چہہ چیزین ہین **ایک** شہر بڑا مشہور **دوسرا**
وقت سلطان عادل ہو یا جابر **تیسرا** وقت ظہر **چوتہا** جماعت **پانچوان** جماعت
تین آدمیون سے کامل ہوتی ہے سوائے امام کے آزاد ہون خواہ غلام مقیم ہون خواہ
مسافر تندرست ہون یا بیمار اچہی ہون یا قاری گونگا یا لنگ لیکن لڑکی نابالغ اور عورتون سے
نہین بنتی **چہٹوان** اذن عام یعنے کسیکو امیر اور فقیر ادنے اعلے غریب کو ملنے نماز
سے مانع نہو **ساتوان** خطبہ اور خطبہ دو چاہیئے جا سہے سورہ فاتحہ اور چند آیات
قرآن ہون اور ختم خطبہ کا درود اور دعا ہو **فائدہ** پندرہ چیز سنت ہین خطبہ مین اصاحب
خطبہ کو غسل ۲ کہڑے ہونا منبر پر اگرچہ تہوڑا اونچا ہو ۳ استقبال قوم کا ۴ استفادہ

دلمین ۵ پڑہنا آواز بلند سے جو سبھ شن لین ۶ شروع کرنا حمد و ثنا سے خدا کے ۷ کلمہ
شہادت ۸ درود شریف نعت ۹ وعظ اور نصیحت اوسمین ہو ۱۰ آیات قرآن مجید ۱۱ بیٹھنا درمیان
دو خطبہ کے ۱۲ حمد و ثنا دوسرے خطبہ مین ۱۳ درود ہی ۱۴ دعا واسطے حاکم وقت کے
عدل و احسان کی اور دعا واسطے تمام مومنون کے حاجات دینی اور دنیاوی کے باب مین
۱۵ دونون خطبہ مقدار ایک سورت کلام اللہ کے ۱۶ آداب یہہ جو کلام ہو بیچ اوسکے
اگرچہ امر معروف ہو مسئلہ شرائط وجوب نماز جمعہ ۱ مقیم ہونا مسافر ۲ مرد ہونا عورت
نہ خنثہ ۳ تندرست ہونا بیمار ۴ آزاد ہونا غلام ۵ بینا ہونا اندھا ۶ سلامت اعضا معذور
۷ مستحب ہے روز جمعہ کے ۸ روغن ملنا بالونکو ۱۰ لباس عمدہ پہننا ۱۱ خوشبو لگانی
۱۲ سفید کپڑا پہننا ۱۳ خطبہ بیٹھکر آداب سے سننا ۱۴ قرأت پڑہنی مثل ظہر کی فائدہ
تارک جمعہ کا بیعذر اوسکا وبال کے فاسق اور مردود الشہادت ہے **بیان ہر دو عید و نکا**
نماز ہر دو عیدون کی واجب ہے اوپر اوسکے جو واجب ہے جمعہ اوسکو اور شرائط جو جمعہ کی
ہین وہی عید کی ہین مگر خطبہ نماز جمعہ مین فرض ہے اور عید مین سنت عید فطر مین مستحب
ہے کہانا سویونکا قبل نماز کے ثابت ہے ساتھ حدیث کے کہ ایک سوین کے ہزار
گناہ بخشا جائیگا اور کہلانے غریب اور محتاج کے دو چند ثواب ہوتا ہے اور آداب عید کے
۱ مسواک کرنی ۲ غسل کرنا ۳ خوشبو لگانی ۴ لباس عمدہ پہننا ۵ صدقہ دینا آگے
نماز سے ۶ تکبیر ان ۷ آگے سب سے عیدگاہ کو جانا ۸ نماز فجر کی مسجد مین ۹ پیادہ چلنا
اور سوار چلنا بدہو لکانا ۱۰ اٹہنا دوسرے راستہ سے ۱۱ دوستون اقاربو لسے ملنا مصافحہ کرنا
اور مبارکبادیان دینی ۱۲ روٹہو لسے صلح کرنی ۱۳ زیارت والدین کی کرنی ۱۴ اجر میت
اونکی بجالانی ۱۵ طواف مزار ماںباپ مرحوم کی کرنی ۱۶ اسیر اور خوشی کرنی ۱۷ اطعام وافر

پکانا گہر مین اور بقدر توفیق فقیرون اور مسکینونکو دینا ۸ دنیاوی کام نہ کرنا عید کے دن
اور صدقہ بہت دینا **بیان مسایل نماز جنازہ** نماز جنازہ فرض کفایہ ہے فرض کفایہ
وہ ہے کہ ایک شخص کے کرنیسے سبہ ادا ہوجائین اول او پہر قریبیون کے پہر ہمسایونکے
پہر دور رہنے والونکے اور ایسا ہی کفن میت کا اور دفن کرنا اوسکا باعزت غسل اور خوشبو
اور صدقہ اور مذہبہ **مسئلہ** نماز جنازہ کی چار تکبیر ہے بغیر رکوع اور سجود ایک سلام سے
نیت ساتہہ امام کے کرے اور ہاتہہ باندہے پہلے تکبیر ثنا پڑہے **اور** دوسری تکبیر
سے درود مشہور پڑہے **اور** تیسری تکبیر سے دعا پڑہے واسطے بالغ کے دعا یہ ہے

اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا صغیرنا وکبیرنا ذکرنا وانثانا اللہم من احییتہ منا فاحیہ علی
الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اگر میت زنانی ہو احییا فاحیہا توفیتہا پڑہے
اگر لڑکا یا دیوانہ ہو اللہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا وذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اگر صغیرہ ہو
اجعلہا لنا وشافعۃ ومشفعۃ امام اور مقتدی سبہ پڑہین **اور** جب مقدمہ مسایل نماز ضرور
ضرور لکہہ لئے اب بیان روزہ ماہ رمضان لکہا چاہیے **بیان روزہ ماہ رمضان**
جان میرے دوست روزہ رکہنا عین فرض ہے منکر اوسکا کافر ہے اور وہ بند کرنا ہے اپنے
تئین کہانے پینے اور جماع سے ابتدا ہیئت صبح صادق سے تا غروب ہونے دن تک
فضیلت اور ثواب اسکا بیشمار ہے خصوصا کہلانا پلانا مسکینون اور محتاجونکا اس مہینے
مین بہت درجہ ہے **ٹوٹنا روزہ کا** جس امر سے بندش ہے کہانا پینا جماع
کرنا بعضون نے فرمایا ہے قی جو منہہ آوے اوس سے ہی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور
نیت اوسکی تا آدہے دن آنے تک درست ہے جب آدہے تک پہونچ جاے پہر
نہین اور بغیر نیت کے اگر اتفاقا فاقہ ہوجاوے تو روزہ مین شمار نہین **بیان مسایل**

حج میرے دوست حج خانہ کعبہ کا بھی فرض عین ہے تمام عمر میں ایکبار اوپر مسلم
مکلف آزاد تندرست کے بساتھہ موجود ہونے توشہ اور خرچ راہ آنے جانیکے قدر اور متعلقان
اور مستحقان کے صرف دینے کیقدر اور سواری اور امن راہ کا ہووے مسئلہ جو شخص
حج کرتا ہے اور اوسمیں احتیاط اور شرطان اوسکی بجالاتا ہے گناہو سے ایسا پاک ہوتا
ہے جیسے ماں کے شکم سے آیا ہو بفضلہ تعالیٰ سبہ تقصیرات سے پاک ہوتا ہے مگر
تقصیرات بندہ سے ساقط نہیں ہوتا مثل خون یا قرض یا مال کسیکا زور جبر سے لیا ہو اور
طریقہ حج کا اول تو معلم مکہ شریف کے سبہ بتلادیتے ہیں شاید ہمنے دقائق اوسکے فرض اور
واجب اور شرائط بڑی کتابوں میں سبھ کچھ لکھا ہے

بیان مسایل زکوت

میرے میاں دولت اور مال حلال دنیا میں آدمی کے بازو ہیں بے اسکے پراگندہ رہتا ہے
اللہ تعالیٰ نے کمال حکمت کا کیا کہ یہہ سیم و زر کا معاملہ کیا جو ہر جنس ہر جوہر اسکے عوض
ملجاتی ہے ورنہ جو جنس جو جوہر کسیکے پاس ہوتا اوسکے عوض وہی ہوتی تو کام جہان کے
رفت میں ہوتے اور جو جنس جسکے پاس ہوتی اوسیکا ذخیرہ ہوتا اور دوسرا اوس سے
محتاج رہتا اسواسطے حکیم مطلق نے یہہ سیم و زر دولت بنائی کہ بعوض اسکے ہر قسم کی
حاجت روا ہو سکتی ہے پس جن لوگونکو بقدر حاجت ہی کفایت ہے اور جن لوگونکو
زیادہ حاجتوں سے ذخیرہ دولت کا ہے اونپر حکم زکوٰۃ کا نازل ہے اور وہ ایسا ہے جیسا
حاکم کو محصول دیا تو حراست چور سے اور جابر کی ہوگئی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو کوئی
مال سے زکوٰۃ نکالیگا اوسکا مال زیادہ ہوگا اور اوسکا نگہبان میں ہوں بموجب نقصان
نہوگا نہ چور ہی لے سکیگا اور نہ ظالم چھین سکیگا بفضلہ وکرمہ اور وہ زکوٰۃ حصہ سے بے خبر ہوں
سکینو نکا ایک روپیہ چالیس میں سے بعد سالم سال کے اور طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ جدا

کرے اوسکو مالنعام سے بحساب مذکور بنذر حق اللہ تیس لتصرف کرے اور مستحقون اور
مسکینون کے اول اقربا مین جب او لینے بچے تو ہمسایونپر تیس مردم محلہ پر تیس عزبا
لیسدی پر جو یتیم ہون یا بیوہ ہون یا معذور محتاج ہون اور امتیاز نکرے وقت دینے کے
نیکبخت اور گنہگار مین مستحق بچپان لے تارک اوسکا جانکر نزدیک کفر ہے تارک
اوسکا گنہگار کبیرہ ہے رنگارنگ عذاب مین گرفتار رہیگا اور وہ مال سانپ اور بچھو بنکر اوسکے
کہا ینگے اور آگ کے انگارے بنکر جلاینگے اور دنیا مین بہی اوسکا نفع ہرگز نپایگا یا چور
ایکبرنہ لوٹ لیجایگا یا ظالم ہریگا یا کسی اور نوع سے اوسکی جان کا وبال ہوگا **مسئلہ**
صدقہ کا صدقہ واجب ہے اور ٹال ہے بلا کی جو صاحب توفیق ہو اوسپر بلا آوے تو صدقہ
سے رد ہوتی ہے مثل بیماری وغیرہ کے اس پر حدیث ہے **مسایل قربانی** جان
اے میرے عزیز قربانی واجب ہے صاحب توفیق پر اور وہ ذبح کرنا ہی ایام کا روز عید اچھے
کے جانور سالم جوان تندرست مقیم شخص بعد نماز مسافر مختار ہے پہلے یا پیچھے کرے
تین روز تک تشریق عید کے دہم یازدہم ودوازدہم اور اوسکے تین حصہ کرے ایک حصہ
واسطے عیال کے رکہے ایک حصہ مستحقون اور ہمسایونکو ایک حصہ عام واسطے خدا کے
ثواب اور اجر اوسکا بہت ہے جیسا حدیثون مین ہے جو روز قیامت کے اوسکا مرکب ہوگا
واسطے گذرنے پلصراط کے اور گوشت پوست اوسکا میزان کے پلہ حسنات مین رکہا
جایگا اسی جی مسایل پنج بنا اسلام کے ضروری بیان ہو گئے اور جو باریک مسایل کا شوق
ہو تو بڑی کتابون مین سمہ مین اونمین سے دیکہہ لین جب مسایل فقہ کو نسبت ملی کوٹی
چوری سے اور وہ شیرین ہے اور شیرینی کے پیچھے کچہ تہوڑا سلونا بہی چاہیے اسلیے
تہوڑے مسایل طریقت جو سند پیر طریقت مین یہہ بہی ایک چٹنی کے طور بیان کا شوق ہوا

سو لکھے جاتے ہین بیان قدرے مسایل تصوف جان اے مسلمان
اسلام یہی ہے کلمہ پڑہا خدا رسول کا مومن ہوا اور احکام خدا رسول پر عامل ہوا اوسکی رحمت سے بجا لانا امیدوار ہو اگر مومن کامل اور بالتسلی تب ہو کہ حقیقت اسلام اور مسلم اور مسلم الیہ کو بہی سو سمجھکر اوسکا جزدار ہووے اور یہہ جو شریعت اور طریقت مین فرق جانتے ہین معلوم ہین پہر طریقت سے یون صحیح ہے کہ شریعت جسم ہے اور طریقت جان جیسے جسم اور جانکا معاملہ ہے ویسے ہی یہہ دونون آپسمین لازم ملزوم ہین جیسا کہ شریعت و طریقت ہر دو الفاظ کے ایک ہی معنے ہین ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور جناب رسول مقبول جو آپ کیبکو تلقین کرتے تہے تو شریعت باطریقت اور طریقت باشریعت ملاتے تہے بعد اونکے اہل شریعت اور اہل طریقت علیحدہ علیحدہ علم پر قایم ہو گئے اسواسطے اختلاف واقع ہوا آپ دیکہئے کہ نماز ایک حضوری ہے اور معراج مومن کا اور یہہ عمل ہر ملا ہے اگر بتوفیق حق حقیقت اوسکی ظاہر ہو تو اوسمین طریقت حقیقت معرفت پیدا ہو سکتی ہے جیسے کہ سارے ذکر اعتقادی اور عملی جو بیان ہوئے باوجود بجا لانیکے قبولیت نہین لیکن جو واقف طریقت کے اگر نماز پڑہتے ہین ایک رکن سے دوسرا رکن تب شروع کرتے ہین جب اوسمین لبیک سُنتے ہین یعنے قبولیت معلوم اور یہہ سر فقیر و نکا ہر حق عطائے ربانی ہے اور نگاہ دنیاوی مکروہ جو قریب فہم ہے کچہہ کچہہ لکہا جاتا ہے **فائدہ** جانا چاہئے کہ کامل کرنا حقیقت کا وہ ہوتا ہے کہ جس غیب پر ایمان کیا ہو اکچہہ کسی نوع شہادت اوس غیب کے ذہن مین آجاتا ہے علم محسوسی جا ہے معقولی ہو جیسے اول اسمہ ہے قایل ہونا خدا کی ہستی پر کہ پہلا کام ہے سارے عقاید اور اعمال سے بڑی مہم ہے کسواسطے نہین قایل ہو سکتا آدمی کسی شئے پر جبتک کہ کیفیت اوسکی پاتا نہین اور

یا پاکیفیت ہر شئے کا منحصر ہوا اوپر قوت حواس خمسہ کے یعنی جو شئے ہوگی پنج نوع کی
شبیہہ رکھتی ہوگی اگر رنگ ہے اوسکو نظر قوت بینائی سے اگر بو ہو قوت شامہ دماغ
سے اگر آواز ہو اوسکو قوت سامعہ کانون سے ایساہی ذائقہ زبان سے یا نرمی سختی
گرمی سردی مساس ماس جسم سے معلوم کر لیگا تب اوسکو واقف کیفیت کہا جائیگا او
یہان بڑا مشکل مقدمہ ہے خدا ایسا نہین جو کیفیت اوسکی لائق ان حواسونکی ہو کسواسطے
یہہ بات متواتر ہر مذہب ہر نبوت سے چلی آئی ہے کہ خدا کی ذات کو کوئی یقین نہین اور
کسی کیفیت مین مقید نہین اور اپنا دل بہی مانتا ہے اور اسیلئے طریقت کا نہایت شریعت
کا بدایت بنتا ہے کسواسطے یہان پہلے ہی یومنون بالغیب کا حکم ہے وہان بعد تحقیقات
کے آخر تنزیہہ کا معاملہ معلوم ہوتا ہے اور تحقیقات اسمین اگرچہ ازروئے دانشمند یکے شرع
منع فرمائی لکن بعض طبیعت حقیقت طلب بہی تو ہوتی ہے کچہہ کچہہ بات چیت اسطرفکی
بہی ہوتی آئی ہے اور کئی کئی طرحکی کلام ہے بندہ مہوس نے جسطرح اپنے ہادی سے تحقیق
کیا ہے بطور نمونہ کے بیان کرتا ہے **بیان چہار منزل تصوف** سنئے صاحب
یہہ چار لفظ سبپر معروف اور معلوم ہین شریعت طریقت حقیقت معرفت اور چار
دوسرے ناسوت ملکوت جبروت لاہوت جب ازروئے مہربانی اور محبت اور تعشق کے
خدا اور بندہ مین معاملہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کا درمیان آیا اور وہ عبادت
کہ مراد پہچاننے حق سے ہے اوسکے واسطے اسباب اور شریعت اور طریقت لازم ہوئی
اور انسان جو مستحق چار درجہ کا ہے ناسوتی ملکوتی جبروتی لاہوتی شریعت جو شامل ہے
ساہنہ اوسکے معرفت لازمہ عمل درجہ جبروتی اور لاہوتی کا ہے شریعت اور طریقت شامل
مشمول یہہ ہے کہ یہہ جو مسائل شرعی بقدر ضرور عقائد اور اعمال کے بیان ہوئے پیدا

ہونا طریقت کا انمین یہہ ہے کہ جسقدر اعمال عقائد اور عقائد اعمال ہین جیسا ادا کرنا
اونکا یا صفت جسمی سے بیان ہوا اسیطور ادا کرنا اونکا یا صفت روحی سے ہو جیسا کہ
سب شرائط احکام ایمانیاکی اور عقائد کے اقرار زبان کا ہے اوسکے ساتھہ تصدیق
دل بھی لازم ہے اور اعمال مین جیسا وضو ظاہر کا ایسا جو پاک کرنا ظاہر جوڑونکا باطن مین
دہونا منہہ ناک آنکہونکا کلام کذب اور لایعنی اور دماغ بد سے اور دیکھنی ناجواز سے اور
دہونا ہاتہونکا آرزو دو جہان سے اور اپنے دعوے سے اور مسح سر اشارت ہاتہہ کی
اٹہانا حکم خدا کا اوپر سر کے اور دہونا پانوکا قصد دور دراز سے اور امیدان مستقبل سے
یہہ وضو طریقت کا ہوا اسواسطے جب صاحب طریقت کا ایکبار وضو درست ہو جاوے تو
پہر فاسد نہین ہوتا اور ایسا ہی نماز باطن کی تن جامہ جا کا پاک چاہے ظاہر کا ظاہر مین
باطن کا باطن سے یعنے خورش حرام اور پوشش حرام اور مسکن حرام سے یعنی قرار دل
اور وقت ظاہر کے وہ ہے ظاہر باطن کا وقت حضوری حق ثابت کرنی ساتھہ مراتب اور
مدارج حق کے اور ستر بدنکا ظاہر وہ جو مسائل شرعی بیان ہوئے اور باطن مین عیبہا
اور اخلاص سے ستر ملانا اور کسیکو اپنے حال سے آگاہ نکرنا نیت اور متوجگی قبلہ وہ ظاہر
مین اور باطن مین نیت عشق سے ہے کہ خدا کا شوق ہو اور کلی ارادہ دل کا وہی ہووے
اور قبلہ باطن یہی کہ اول تو ایسا چاہئے کہ مین روبرو حضور مین خدا کو دیکھتا ہون اور وہ مجہ
نصب العین ہے اگر ایسا مشکل ہو تو حق تعالے بلاشک مجکو دیکھتا ہے اور مجکو توجہ
اوسکی طرف ہے وہ قیام ظاہر کا اور وہ قیام باطن کا قائم ہونا اوپر صراط مستقیم اسلام
اور ایمان کے سببدے اور قوت سے اور قرات ظاہر کی وہ اور باطن مین پاس انفاس
اور عین بعین اور ذائقہ معانی کلام کا اور پیدا کرنا ہدایت اور ارشاد کا اور رکوع تثبت حرم

کرنا وہ ظاہر اور باطن ہین عاجزی اور ضعف کو یاد رکہنا اور سجدہ ظاہروہ اور باطن بدن سر
اٹکانا اور تسلیم ماننا جو خدا کیطرف سے وارد ہووے اور قعدہ ظاہروہ اور باطن مقام شکر کا لینا
اور آرام کرنا نزدو اور مختار ہوے افعال میں بیا سے اسوجہ صاحب طریقت کے ہمیشہ نماز میں رہتے
ہین ایساہی روزہ باطن کا ترک لذات فانی کی ہے ایساہی حج طواف کعبہ قلوب خلائق کرنا
اور دلکو کعبہ حاجات جاننا اور حقیقت دل سے آگاہ ہونا ایساہی زکوۃ نفع پہونچانا مستحقوں کو
اپنے وجود سے جسطرح بن سکے وہ پنج بنا اسلام ظاہر عمل کو شریعت کہا گیا اور یہہ باطن
کے عمل کا نام طریقت لیا گیا اب کلمہ طریقت کا بہی پڑہو تب مسلمان ہو جیسا حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا جو کوئی ایکبار کلمہ پڑہیگا کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ محمد
الرسول اللہ وہ بہشتی ہوگا وہ ظاہر اور باطن کا یہہ کہ بموجب معانی اوسکے نفی ماسوا اللہ تصور
مین آجاوے کہ اول کچہہ نہ تہا اللہ تہا آخر کچہہ نہوگا فقط وہی ہوگا اور یہہ اب جو ظہور ممکنات
ہے یہہ سایہ یا پرتو اوسکا اور نابتر اسماء صفات اوس ذات پاک کی ہے اور سایہ کی
حقیقت کیا ہوتی ہے الوجود بین اللہ مین عدم یہہ سب موہومی ہستی ممکن الوجود جب
وہم زائل ہوا وہ زائل ہی ہے مگر ایک نشان تہا کہ اصل کی خبر دیگیا اسوجہ سے وجود واجب
حق کا اس سے صحت ہوا اور یہہ اصل مین کچہہ نہ تہا نتیجہ اس کلمہ طریقت کا یہی ہے کہ موجود
بہی مشہود اور معبود بہی اور ہین وہی ذات پاک حق کی ہے ایسا کلمہ جس سے ادا ہو وہ
مسلمان حقیقی ہوا بس طریقت یہی ہے جو اعمال ظاہر مین ریاضت جسمی ہے ایساہی باطن
مین ریاضت روحی ہو اور لطیفہ اعلے پیدا ہو جیسا طریق سنیہ آپسمین ملتے ہین السلام علیکم
کرتے ہین اور مصافحہ لیتے ہین السلام ایکدوسیر لکا ایکدوسرے پر آتا ہے وہ اوسکا مسلم وہ
اوسکا مسلم ہوا اور پنجہ مین ایکدوسیر لکا پنجہ مراد دستگیری اور بعیت طرفین کی برابر ایکدوسرے

پہر اور جالنے جانے سے رما ہے پہر اہنہ رکہنا اشارت کرجانا کہ یہی سے ہے ثابت ہونیوالا اور
ثابت کرنیوالا ایمان کے گئے قدرے طریقت کا عین شریعت ہے جو ہر دو لازم ملزوم ہین
کیواسطے وہ اوسکے سوا اور یہہ اوسکے سوا بیکار اور نامنظور ہے اور آگے بیان حقیقت
معرفت کا کیا چاہئے ہیہات صاحب سمجہنا چاہیے کہ اصول ان سب مسایل کا نام حقیقت
اور معرفت کیا گیا اور حقیقت یہہ ہے کہ وجود انسان مین تین مراتب مجمع ہین ربوبیت نبوت
عبودیت یہہ تینون درجون مین انسانکی اوقات گذرتی ہین ربوبیت کیا عمل اور فیض اسکا
روح ہے مراد لاعلمی اور تربیت احد لاتعین بیکیف نبوت کیا عمل فیض اسکا برزخ عبودیت
کیا عمل اور فیض اسکا وجود شہودی مقام جبر کا ایکوقت جو تاثیر ربوبیت کی غالب ہوتی ہے
تو اوسکو کسیکی پروا اور کسی سے التجا نہین رہتی اور یہہ مجبور ہوتا ہے سب مرادون سے سوا اپنے
آپکے اور کچہہ کسیکو نہین سمجہتا چودان طبق مین آپ ہی آپ ہوتا ہے کمال بے نیازی ہوتی ہے
اور جب تاثیر عبودیت کی غلبہ کرتی ہے تو محتاج ہوتا ہے اور اپکو سب سے عاجز پکڑتا ہے اور
سبکو اپنے سے اچہا جانتا ہے اور جب تاثیر نبوت کی آتی ہے نیازمندی اور بے نیازی
جابجا حکمت اور تدبیر سے کام مین لاتا ہے اور دور اندیشی اور عاقبت شناسی کرتا ہے
اور یہہ درجہ اوسط ہے خیر الدرجات ہر وجود کا تینون وجہ پر عمل ہے مختار فعل کا ہوتا ہے
از روے درجہ ربوبیت کے مجبور ہوتا ہے کامون مین از روے درجہ عبودیت کے ذوالو
جہین ہوتا ہے اور کچہہ السعی منی والاتمام من اللہ برتتا ہے از روے درجہ نبوت کے اور یہہ
اور وہی سب نور نبوت کا ہے کہ اسمین امید اور بیم دونو پیدا ہین دیکہئے عبودیت اور ربوبیت
دونو سے اخذ کرکے ایک فعل مین دخل ہوتا ہے ارادت عبودیت مجبور ارادت ربوبیت
مختار لیس بیم و امید ہر دو جابجا سے ایکجا جمع ہوتے ہین اب بات مزہ مین آتی ہے اب

کالونکو ادہر رہنے دیکئے کیا لکہتا ہے پس اول نور نبوت کا وحی جو عقل ہے تقلیب اور
تخلیب تقدیر ربانی کو دریافت کر کے نفع اور نقصان اور ثواب وعذابکا امتیاز کرتا ہے
نفع اور ثواب کو پسند کرتا ہے عذاب اور نقصان سے کراہیت رکہتا ہے اور عشق اور محبت
اون نفعونکی اوسکو ترغیب دیتی ہے اوپر حسن وجود کے پس یہہ چار قوت نبوت کے
جو حکمت صداقت اور عدالت سخاوت شجاعت ہیں حسن وجود اپنے کی خاطر ہر
نفع اور ثواب کو اپنے واسطے چاہتا ہے اور عذاب اور زیان کو اپنے سے دور چاہتا ہے
پہر حکمت سے اور جو قوت ہوتی ہے اوسپر مصروف کرتا ہے اور اوسکے قانون معرفت
سے باندہتا ہے اور ذرہ ایک اپنے سے کیکو خبردار زیادہ چاہتا ہے تو اوس سے اوس اتحاد
میں شریک ہونا اور مدد دینا چاہتا ہے خود امر و نہی آپ ہی قایم کرتا ہے اور ان سے ہی
اوسی شرع کا رویہ چاہتا ہے اور کسب کر کے درجہ بالا سے جو ربوبیت ہے وہاں سے
حکم لیتا ہے اور نیچے جو درجہ عبودیت کا ہے اوسکو رسالت کرتا ہے یہہ وجود جسمی ظاہر
کے اعمال میں مامور ہو جاتا ہے اور وجود روحی وہی اعمال اپنی راحت سے بجا لاتا ہے
اور علیم اور حکیم جبتک محو کلی ہو امر و نہی کی فروگذاشت نہیں کرتا اور دوسرا یہہ ہے کہ
اگر بالفرض حق اور عبد میں تفاوت نہی ہے ہکی تو پہچانا چاہیے کہ امر و نہی میں بالکل جدا
جسکا امر ہے وہی فاعل ہے اور وجود جو محل فعل ہے باشتراک اون مدارج بالا کے خود افعا
کرتا ہے اوپر ہونے اوس کام کے جبکہ اس طرز سے امر اور مامور بسبب امتزاج تینوں مدارج
اول کے تفرقہ نہیں اگر کرتا ہے آپ اگر ترک کرتا ہے آپ مگر جسم و روح موجود ہیں جسم شہودی
محل شریعت اور طریقت کا اور جسم روحی محل حقیقت و معرفت کا اب آگے اسمیں بات سمجہنا کی
اتنی ہے لکہا سجل ہو جاتا ہے کہ پاک کرنا صفات سے ہو سواے صفات مجرد یا یاد الکا اوسکے

وہی جانے مگر محال ہے اور عجب معانی کلمہ طیبہ کے جو اثبات ہوتا ہے وہ کیا ہوتا ہے
وہاں ذات مجرد کے سوا کوئی صفت باقی نہیں رہتی پھر یہی وہ ذات کیا ایک واجب الوجود
بیکیف پالے اور سمجھے یقین لگالے او تو اسے حواسوں سے سوا ہے اور کچھ سوا اوس بیکیف کے
نہیں ہوتا اقراری ہونا اوسکا کسیطور نہیں بنتا مگر شہادت سے اور وہ شہادت یہی ہے جو
محسوس اور معلوم ہو رہی ہے علی صورت صورتوں کا ظہور ہو رہا ہے اگر جو وہ بیکیف ذات مبلغ وجود
مقدس کی پوچھیں تو اوسکا نام ذات بحت یعنی بے اندازہ وہ دریا ہے وہ گنج مخفی کے حسن اور ہواجی
ایک ظہور کثرت حسن سے ایک شوق سے جنبش نے وہ ایک جنبش سے مسمی ہوگیا اور یقین
پالگیا کیا احدیت کے سزاوار ہوا جب رجوع اسطرف ہے تو پھر ایک ایسی جنبش اور ہوئی
احدیت سے وحدت کا نام لیا یہ کسواسطے احدیت اور وحدت میں تو ایک ہی ہے وہ
محل احدیت ایک مجرد ہے وحدت ہی ایک مگر جمع دو کی اتحاد اکثر دو سے چاہیئے پس دوسرا
اور کون سزاوار تھا جناب بادشاہ بندگان رسالت پناہ آپ کا حضرت اوس وحدت میں
حقیقت محمدی تھی ساتھہ اسی محمدیت کے معراج اور کاج میں باران سے اور قران سے اور امت
تمام سے بلکہ تمام صفات کے ساتھہ ظاہر باطن کے اور وہ کیا تھا صورت پائی تھی اوس
بیصورتی بالا کی تو صورت محمد کے لئے تو کیواسطے کہ وہ یہی مانند خدا کی ہیں ایک بندہ یگانہ
ہیں اوس ایکصورت کا نقشہ تمام کائنات اوسی حقیقت کا ایک گنج مخفی تماشا پیدا اوس کا
ہوا مگر ابھی تقاضا وحدت کا دو باتوں میں ہے یا خدا میں یا محمد صاحب میں ابھی مجمل بات ہے
ایک حقیقت ہے بیکیف پس آگے ایک اور جنبش عشق کی ہوئی جب خدا کی امانت اوس
جناب میں آئی تقاضی تنزل سے واحدیت میں اسکا ہی رکھی گئی یہاں بیان محمدی سے تفصیل اوس
جمع مجمل کے اسماء اور صفات ربانی نے تفصیل پائی اور عالم لوح قلم فرشتہ کروڑ در کروڑ طبقات

عالم انتہا بے انتہائی ہیں سبہ یقین نے صورت ثابت کرنی علم کی تقسیم صورت کے
طالع کے مدارج کا بنسبت کتب صحایف سبہ کا ورق ہونا ثابت ہوا ہے لکن ماخوذ یہہ صورتیں
ہماری ہماری نظر کی نہیں ابی تاثیرات انکی پوشیدہ ہیں مدارج نو تین ہوے حقیقت
ایکتائی یکی ثابت ہوتی ہے اب ہم تم نب جانے کہ تاوت خلق سے مراتب خلقی ہی ہایں
کنواسطے ایک تو خلق کو ہم پہچان سکتے ہیں کہ اسکے خاص تین درجہ ہیں پہلے شہادت
پہر مثال پہر روح شہادت محل علم اور عالم ہر دوکا ہے روح محل لاعلمی ولاعلمی کا ہے اور
مثال البتہ برزخ ہی صورت رکہتا ہے مگر نامونی کچہ نقل روح سے لاعلمی کے کچہ اخذ
شہادت سے علم کے اب وہ فیض اسماء اور صفات کا جو نبار ہے اور مستعد اپنے کام پر
اونکی جنبش محبت سے اول اوسکا مرتبہ روحی خلق ہوا اسواسطے روح مثلی ذاتی یکی ہے
اور ہے ضرور جبکہ اوس فیض میں انتہا انقطاع ظہور نہ کا ہے تو مثل احدیت کی وحدت سے
یعنے عالم مثال بنا گیا آدم کبصورت تمام صفات سے ادسی عالم میں بیان ہوگئی بات اوسکی طرح
پر ہے یہہ عالم نے جنبش شوقی شہادت میں سبہ تماشا بنا اور دیکہا اور بیان کیا
گیا اور لذت اور علم لذت یہاں سبہ خاطر جمع ہوئی اگر ایک صفت خلاقی ربانی لین تو ان
باتونمیں سیکہے سکہاے دم مارنا عبث اوسکی وہ جانے سبہ کچہ وہی ہے یا اوسکے ایک کن
کا کنایہ سبہ کچہ تماشا جاری ہو رہا ہے پس وہ جیسے یہہ تینون درجہ خلقی اور وہ تینون حقی
باہم مقابلہ اور پیوند لیا یعنے وہی حالات اور وہی مقامات اوسیطور عروج عرفا کر آمد رفت کا
دورہ لیلا سلسل دوام ہے جیسا موجود ہونا بے نمود لیکا اور علم لاعلمی کا عجایب امر الہی کا تلاوت
اس شہادت سے سبہ پیدا ہوتا ہے اور محل جمعیت ہر شان کا بہی یہی لیکا الپس تفصیل ہوس
اجمال کی کامل ہونا وجود شہادتکا ہے جو پائی جاوے کیفیت اوسمیں ساتہ حواسون کے

رنگ اور آواز اور ذائقہ اور خوشبو اور نرم سخت گرم سرد آب دیکھے کہ یا تو وہی وجود بیکیف تہا اور ایک قوت حواسوں کا اوس سے کچھ نسبت نرکہتا ہے اور سوائے اوسکے ظاہر ہے اور معلوم دی رہی ہے اور اصل حقیقت و معرفت کی رموز یہی ہیں کہ یہہ ترکیب کا دورہ لگا رہا ہے اور ایسا دورہ ہنین کہ ایک مرتبہ سے جب دوسرے کا عمل آوے پچھلا مرتبہ معطل رہے فی ہر مرتبہ اپنی اپنی شان پر قایم ہے اور اپنی اپنی تاثیر کو جمع مین جمع تفصیل مین تفصیل ہر وقت الآن کما کان موجود تنزیہہ مین تنزیہہ تشبیہہ مین تشبیہہ ممکن اور واجب جون کا تیون دائم قایم نور ظہور پر قرار ہے آپ ہی حضرت فرماتے ہین آپ ہی فرمان کو اوٹہاتے ہین ہر ہر وقت کا وہی منگل تازہ گاتے ہین ایک حدیث گواہی دیتی ہے کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق صاحب تحقیق کے فہم مین غیر حق ہنین وہی معبود ہے وہی موجود وہی شہود ہے اگی سمجھے جو صرف احدیت کہ ذات مجرد ہے اور واحدیت کہ تفصیل سب اعیان اور اور تمام شان ہے انہین ازروئے فردیت اور کثرت کے کسقدر فرق ہے اور بے اتحاد اور حلول کے کیسا ایک بنا ہے جو ہر گز تفاوت ہوتی ہنین البہی روح اور شعاد تکا معاملہ **فائدہ** اصل حقیقت اور معرفت یہہ ہے جو وحدت کثرت مین اور کثرت وحدت مین یکایکی بن جاوے اگر وحدت ہے یا کثرت ہے اور اگر کثرت ہے یا وحدت ہے مثلاً مین ایک شخص سے سوال کرتا ہون مجکو شادی نام ہے اور مین جو شادی ہون شادی کرکے جو کو تی بولاتا ہے کسی رنگ مین ہون و مین بولتا ہون مگر اپنے آپ ایک شبہ پڑتا ہے کہ مجکو شاد ہنین معلوم ہوتا جو کیا ہے اور کیسا ہے کہان ہے اور کیفیت کیا رکھتا ہے وہ شخص تعجب مجھہ دیوانیکے جسم پر انگلی رکھتا ہے کہ یہہ ہے پس مین ازراہ حجت کے جس جوڑ پر وہ انگلی رکھے ہے اوس جوڑ کا نام بتلاتا ہون کہ یہہ تو سر ہے یا انکہین یا ناک یا ماتہا یا کان

یا بازو یا ہاتھ یا شکم یا پیٹ یا پانو یا بال یا ناخون یا گوشت پوست وغیرہ جو جسم میں کئی
نام کے جوڑ ہیں اونکے نام لینا لینا اپنے وجود میں سے شادی مجرد کہیں کا کچہ نشان پتا
نہیں لگتا مگر جب منصفی کروں تو جس جوڑ پر اونسنے انگلی رکہی ہے وہی شادی ہے یعنے
جمیع جوڑوں اور خاصیتوں کا مجموعہ اسکو شادی کہا گیا دیکھئے واضح ہے کثرت کی وحدت
اور ثابت ہے ساتہہ سے مراتب اور مدارج کے الہی آمر و مامور اور ناہی و منہی عذاب اور
ثواب اپنے اپنے محل میں کیا ارتباط بن گیا اور کیا لازم ملزوم اور جمع اور تفصیل ایک محل میں جلوہ
دے رہی ہیں اسمیں ایک اور سوال ہے کہ جب وجود میں خالق اور مخلوق کی یکتائی ہوئی
محل ثواب عذاب کا نہیں رہتا دوسرا اپنا علم کنت کنز بہول گیا اور اسم مخلوقیت کا کیا سبب ہے
جواب اول تو تغیر مراتب خود دلالت کرتا ہے اوپر خالقی اور مخلوقی کے اور ثواب و عذاب
واجب ہونا آگے بیان ہو چکا ہے باقی رہا بہول جانا اوسکا جواب یہہ ہے کہ جس مراتب میں
تعین لوگے صفت اوسکی ضرور ہوگی علم وجودی ساتہہ وجود کے اور علم شہودی ساتہہ
شہود کے پس مراتب تنزیہہ کا یہہ صفت رکہتا ہے کہ اوسمیں علم اور معلوم اور عالم کا ذکر
بہی روا نہیں اور مراتب تشبیہہ کا خود ساتہہ علم کے کہا گیا پس یہان محض تغیر علم ہے
مراتب لئے جاتے ہیں علم اوسی حال کا ثابت ہے ایک اور بات ہے کہ لا اله الا الله
کے خلاصہ سے جو نفی غیر کی بیجاتی ہے جس شی کی نفی کرنی ہی اول اوسکا بنانا کیا
فایدہ تہا مگر دیکھئے جو وہ دو اسم جلال اور جمال کا تقاضا جو ایک سے رائی اور دوسرے سے
مرئی ثابت ہے اور مقصود اس سے یہی ہے کہ ایک وجود محض سے عابد اور معبود ثابت
ہوں معبود کی بے نیازی اور عابد کی نیازمندی لازم پڑی جلالیت محض جو محل لاعلمی اور بے
نیازی محض کا ہے وہ جمال دکہانے دیکہنے کا متقاضی ہے یہہ جمالی مقدمہ نیازمند ہوا عاشق

معشوق مین ناز و نیاز ہوتا ہے جسوقت معشوق اپنے حسن سے خبردار ہوتا ہے اور دوسری
طرف عاشق طالب کو دیکھتا ہے لاؤ بالیان اور بے نیازیان ضرور کرتا ہے اوس لاؤبالی
کے نشہ مین حفظ مراتب کا کچھہ خیال نہین رہتا وہی عالم لاعلمی کا بجاتا ہے اگر اپنے آپ سے
بھی بھول جاوے تب بھی مضایقہ نہین اور اسطرف جو جمال نے جذب کل کر رکھا ہے نیازمندی
لگی ہوئی ہے ہر طرحکا حفظ مراتب لازم نکلتا ہے پس واجب ہوا ظہور ہر دو صفت کا جب
ہر دو صفات اپنی اپنی تاثیر ظاہر کرین واجب ہوتا ہے ثواب عذاب بھی مگر اسمین بات اور
ہی ہے پنجابی مثال ہے یا تو نہین باتین دانتون کے گھوڑے ہیہ باتین وجودی ہین
وجود سے ہنر کھولتی ہین جو ساتھہ سند محقق کے ہو کیونکہ واسطے جامع ہر شی کا اور مظہر اتم ہے
بلکہ کیا حدیث قدسی ہے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اور جاننا اسکا چاہئے یکبیک لقندیل
وجوب ہر عمل کا اپنے اوسکے مراتب مین گواہی دیتا ہے جیسا اپنے جسم پر ایک جھوڑ خارش نکلتا
ہے اپنے ہی ہاتھہ سے اوسکی چھیر پھاڑ لیتا ہے اور ایکوقت اپنے ناخون سے اپنا جسم
مجروح ہو جاتا ہے اور جواب شافی تو یہہ ہے مراتب حقی اگر کتنا تنزل فرماوے یعنی احدیت
سے وحدت اوس واحدیت باوصف ان تنزلون کے حق ہی ہے اور مراتب عبدی
اگر کتنا عروج پاوے جسم سے روح تک وہی عبد کا عبد ہے لاعلمی اور علم مین تفاوت کیسی ہے
اور ثواب عذاب کسطرح موقوف ہو جاوے خدا کا کام خدائی بندہ کا کام بندگی پس بندہ
مثل بیمار ہے اور خدا طبیب بیمار کو طب کا علم نہین تاثیر غذا اور دوا نہین جانتا طبیب نے
اوسکو آگاہ کر دیا ہے کہ فلانی غذا اگر تو کھاویگا اوسکی تاثیر سے تیری بیماری زیادہ ہو جاویگی
یا مر جاویگا اور فلانی سے صحت پاویگا یہہ صحت والی چیز تلخ ہے وہ مخالف شیرین بیمار نادان
کی طبیعت راغب اوسکے ہے میٹھی چیز کو رغبت سے کھاویگا تاثیر اوسکی ضرور ہوگی پس وہ

زیادہ ہونا بجار لکھا اور مرجانا اوسکا طبیب کے قہر اور غصہ نافرمانی سے نہیں بلکہ وہ اپنی
نادانی کا نتیجہ ہے طبیب تو پہلے ہی اوسکے نقصان کی بابت کہہ چکا تہا اسیطرح حق نے
علم دیا اور تاثیر ہر عمل سے بتلا دیا اگرچہ سہو اور یاد اور ثواب و عذاب ہونا تو ظہور سے
کیا لذت ہوتی بلکہ ضد اور خلاف ہونا ہونا علم اور بے علمی مادہ معرفت حقیقت حق کا ہے
اسمیں گوناگوں لذات ہیں ایک بزرگ فرما گئے ہیں **فرد** ہوائے بندگی اور دو وجود مرا +
وگرنہ ذوق چنان آمدن نبود مرا + یہ بات اس وجود کو کیا پہچانتا اسکی قدر اور رتبہ پاتا بہشت
خوش مرتبہ ہے بندگی کا جسکا نتیجہ خدائی ہے اگر بندہ ہو بیشک محل ضعیف نسیان ہے اگر
عذاب سے وضو ٹوٹا جاتا ہے تو ثواب کی شادی کیسی ہے اگر نیکی میں ناس ہے تو اثبات میں
کہاں تک پہونچتا ہے **فرد** باوجودیکہ پر و بال نہتے آدم کو + وہان پہونچے کہ فرشتوں کا
بہی مقدور نہ تہا + اگرچہ تقاضا ادب کا اور ہے عین وہی کہنا نہیں بنتا لیکن یہ دیکھے
یہہ ممکنات مکونات سب صفات باری ظاہر ہیں ہر وجہ صفات ہی لنشان ذاتکا ہے اللہ
اللہ کیا بات ہی کہاں پہونچہ گئی بندہ کا کیا بنگیا اصل صحیح ہونا ان حقایق اور علم ان
معارف کا موقوف ہے صحبت کاملوں پر اور شوق محبت اوسکا ہادی ہے اور خدا کی خدا جانے
جو وہ ہمارے حساب سے وراء الورا ہے لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علے نفسک عز جارک
و جل ثناءک ولا الہ غیرک اعوذ باللہ من الشیطان الغریب الہی شوق نصیب طفیل حبیب
صلے اللہ علیہ وسلم **بیان قدرے ذکر آرام سبب ترک دنیا کے جان دیر ایمان**
دنیا میں آنا ہی ایک عجایب ہی اتفاق ہوا جانی سامنہ تندرستی کے سب طرحسے نیک
معاش کے سامنہ بہت لذتیں اوٹہاتیں شکم کو اچھی نعمتیں چشموں کو اچھے جمال حسن خوشرنگ
سبزہ گلستانوں کے سیر قرآن کہا تو نکا پڑہنا لکہنا دماغ کو اچھے عطریات زبانکو عجایب ذایقہ

سلونی میٹھی چرب کانونکو بڑی نادآواز راگ غنا جسم کے ماس کو ہوائیں خنکی دار اور
ٹھنڈے پانی عجائب عجائب دلکو کمالات عقل اور علموں ہنروں کی دستکاریوں کے
ضمیر کو بہت معرفتیں اور خیالات اور مشاہدے مجلسوں میں جاکر نقطیاں نکتہ چیان ہیں صفتان اور
نیکیاں اپنی تسں تسں اپنے جیسے ہندو ہیں جنکو منیں کر کر نفس کو تازگی دے سیم و زر سے
نفع آرام اوٹھاتے لوگونکو دیکھکر محظوظ بنایا برخلاف ان سبھہ کے ہیچ ہیچ ہی دیکھے ماں باپ کی
بادشاہی انڈہا ہے میں بہائی جوروفرزندونکی الفت اور بیمار دیکھا دوستی دشمنی کا مقدمہ ہیں
آیا نوکری چاکری بیوپار کیتے ہنر ہیں سچ جھوٹھہ فن فریب تہمت کیئے موافق قدر کے دنیا
کے رنگ دیکھے مرتے پیدا ہوتے دیکھے آخرش جبتک پردہ غفلت کا ہی لذت ہے
توفیق حق ہے جب وہ پردہ اوٹھا پس سبھہ لذاتاں پھیکی ہوں جس چیز کا وہ دن وس دن
ماہ و سال ہزار سال چھوڑنا ضرور ہو حقیقت میں وہ کچھہ کام نہیں بلکہ بخوبی تجربہ میں آیا ہے
جو یہہ دنیا قمارخانہ ہے اسمیں جیتا کوئی نہاں سبھہ کے تئیں ہار ہی پڑی جب چشم
کھولی تو جو اوسکا متعلق ہے کیا قریب کیا غیر دوست سبھہ اپنے مطلب کا دوست نہ
کوئی خویش نہ یار معاملہ اکثر اپنے ساتھہ ایسا ہی نکلا اچھے اچھے دوست بنائے
جن پر اعتماد کلی ہوگیا انجام اونکا ہی مطلب تک پایا ایک دم باپ کا اور خاص کر
کے ماں کا بس اور پیوند بہتیری کئی مگر اتحاد پیدا ہنوا اس سے پناہ مانگی بھلا شاید
اگر کوئی وقت آپات میں گذر گیا تو ملک الموت میاں سبھہ تفرقوں کے زمین کے
زلزلے آسمان کا آشوب ان لئے پھر کر رہا ہے اوس سے امان نہیں غرض لکہ شادیاں
مانگیں پھر بھی جو دنیا سے گیا نا شاد گیا بادشاہ تک بھی آخرش گدائی کی زینت کی التجا
رکہی ہے بیس افضل اور احسن وہ ہے اگر خدا تعالے توفیق دے ان مستعار لذتوں

سے دلکو سیری اور بیزاری پیدا ہوا اور لذت ہمیشگی کا شوق ہو راضی رہے ان
کے حاصل نا ہونے اور ہونے سے زندگی اور مرگ برابر غم و شادی یکسان فوت
کے آگے ہے فونوں کی خو پکڑ لے تو البتہ پشیمان نہوگا وقت جدائی اونکے ورنہ
بخوبی دیکھہ لے بیشک دولتمندی اور کامیابی کا ثبات چند روز کا ہے جب اوسکا
خمار ہوا ہڈیاں توڑیگا سوا پشیمانی کے اور کچھہ نہ تھا اگر ایسی بات نے خدا کی
مہربانی سے بنجاوے تو کمال اچھا اور نعمت کا کام خلقت خدا خوشنود آوازہ نیکی کا
اور آپ ہی جیسا پاک آیا تھا ویسا ہی پاک گیا یہی عادت ہے ولیوں کی جو اونکو
موت نہیں ان اولیاء اللہ لایموتون فقط واللہ اعلم بالصواب

تمت

بالخیر الحمد للہ کہ نسخہ متبرکہ مسائل دین اسلام موسوم بہ
کوٹی چوری من تصنیف حقائق و معارف آگاہ حضرت مولانا
خلیفہ شادی صاحب متوطن لبدی دانشمندان ضلع جالندھر
بتاریخ پانزدہم جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۲ ہجری المقدس
بقلم شکستہ رقم عنایت اللہ کاتب

اشتہار

چونکہ واضح ہو کہ حق کتاب ہذا کا مصنف نے بابو فیض اللہ صاحب کو دیا ہے
کوئی صاحب بدون اجازت مصنف کے قصد چھاپنے کا نہ کرے ۱۲

معرکہ آرائے اکابر

مومن و کافر

اور

معرکہ حور جنت و ملکہ سبا